لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد اعظم

بزرگ شہریوں کے حقوق

بزرگوں کے احترام کے بارے میں سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد خداوندی ہے:

’’والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو ں اُف تک نہ کہو۔ نہ انہیں جھڑک کر جواب دو‘ بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان ے سامنے جھک کر رہو۔ اور دعا کیا کرو کہ پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت اور شفقت کے ساتھ مجھے پن میں پالا تھا۔‘‘

بزرگوں کا احترام اسلامی معاشرے کی ہمیشہ قابل فخر روایت رہی ہے۔ سفید بالوں والوں کے احترام کیلئے لامی تعلیمات‘ قرآن اور احادیث بار بار یاد دلاتی ہیں اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ مضبوط اخلاقی بنیادوں پر م معاشرے بزرگوں کی اہمیت کی اقدار کو بے حد اہمیت دیتی ہیں۔ ہماری اپنی تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب ے بزرگ عیسائی کو بھیک مانگتے دیکھا تو انہیں معلوم ہوا کہ اس کی نرینہ اولاد نہ تھی اور چھوٹی چھوٹی بچیوں کے پالنے لیئے اسے بھیک مانگ کر گزارا کرنا پڑتا تھا۔ حضرت عمرؓ یہ کہتے ہوئے کہ جب وہ نوجوان تھا تو ہم اس سے جزیہ وصول تے رہے اور اب جبکہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس کی کفالت کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ ہمارے بزرگ پاکستانی ں کی عمریں 70 سال سے زیادہ ہو چکی ہیں۔ پاکستان بنتے وقت تقریباً 18 سال کے نوجوان تھے‘ پچھلے 54 سالوں انہوں نے پاکستان کی ہر خدمت کی ہے‘ چاہے وہ کسی بھی جگہ تھے مزدور تھے‘ سرکاری اہلکار تھے‘ پاکستانی تھے‘ ستان آج کل جس مقام پر ہے‘ اس میں ان بزرگوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔

یہی لوگ تحریک پاکستان کا ہراول دستہ تھے اور سب سے زیادہ جوشیلے پاکستانی نوجوان تھے۔ پاکستان اس ت 14 کروڑ آبادی کا ملک ہے اور ایک ایٹمی طاقت ہے اس میں بزرگوں کی تعداد تقریباً 28 لاکھ 60 ہزار کے لگ ے ہے جن کی عمریں 70 سے زیادہ ہیں۔ اس میں تقریباً 21 لاکھ مرد دیہات میں بستے ہیں‘ تعلیم یافتہ بزرگوں کی د تقریباً 5 لاکھ کے قریب ہے۔ جس میں خواتین و حضرات سکولوں میں بچوں کو پڑھانے کے فرائض انجام دے سکتے ۔ ان میں اپنے اپنے شعبوں کے ماہر کم از کم اگر 10 فیصد بزرگ صحت کے لحاظ سے اس قابل ہوں کہ وہ ہلکی ڈیوٹی سکیں تو یہ ایک بہت بڑے قومی فائدہ ہوگا۔ ایک تو تجربہ کار استاد مل سکیں گے‘ دوسرے بزرگوں کے لئے ذریعہ

معاش کا کچھ بندوبست ہو سکے گا اور وہ معاشرے پر بوجھ نہیں ہوں گے۔ UN کے زیر اہتمام ہر سال یکم اکتوبر کو بزرگ شہریوں کا دن منایا جاتا ہے لیکن یہ ایک رسمی سی بات ہے۔ پاکستان میں نواز شریف کے دور میں یکم اکتوبر 1999ء کو ایک کوشش کی گئی تاکہ بزرگ شہریوں کے لئے کچھ کیا جائے مگر بات تقریروں سے آگے بڑھ نہ پائی۔ نواز شریف کی حکومت کے خاتمے کے ساتھ یہ سکیم بھی ختم کردی گئی۔ اس کے بعد کوئی بات نہیں سنی گئی اور نوکر شاہی نے بھی آرام کا سانس لیا کہ جان چھوٹی حالانکہ اس کنونشن میں بعض اچھی باتیں کہی گئی تھیں، پہلی بات تو پاکستان کے ان تمام بزرگ شہریوں کی ایک ڈائریکٹری مرتب کرنا تھی جن کی عمریں 70 سال سے زیادہ ہوں ان بزرگ شہریوں کو ایک خاص رنگ کا شناختی کارڈ مرکزی حکومت نے جاری کرنا تھا، جس سے پہلے ان بزرگوں کی رجسٹریشن کا کام ضلعی حکومتوں نے کرنا تھا اور فارم پر کر کے مرکزی حکومت کی وزارت داخلہ کو بھیجنے تھے جس نے سپیشل شناختی کارڈ جاری کرنے تھے۔

مہذب معاشروں میں بزرگوں کی عزت واحترام کو اہم قومی فریضہ سمجھا جاتا تھا۔ اور اسلامی تعلیمات ایک انسان کو جو نظام اقدار دیتی ہے ان مین سفید بالوں کی عزت واحترام کو بڑا مقام حاصل ہے۔ دین کے معاملات سے لے کر دنیاوی معاملات تک ہر جگہ اور ہر مقام پر بزرگوں کی عزت اور خدمت کی تلقین کی گئی ہے۔ حضرت عمرؓ کا طریقہ کا یہ تھا کہ جب کوئی بزرگ ان کے پاس آتا تو آپ ان کی درخواست کھڑے ہو کر سنتے تاکہ وہ احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔ بزرگوں کے احترام کے لئے قومی سطح پر اقدامات مغربی معاشرے میں کئے گئے ہیں۔ بزرگوں کے کلب اور رہنے کے لئے ہومز اور ہوسٹلز اکثر مغربی ممالک میں موجود ہیں مگر ہمارے معاشرے میں ان ضعیفوں کا پوچھنے والا کوئی نہیں۔ یہ یوں ہماری قومی اور مذہبی روایات قابل تحسین ہیں کہ دور پار کے رشتہ دار بھی کفالت سے دست کش نہیں ہوتے بلکہ بزرگوں کی خدمت اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ہمارے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اور اقدار میں جو تبدیلی آرہی ہے، اس کے تناظر میں یہ ضروری ہو گیا ہے کہ قومی سطح پر کوئی ایسا مستقل بندوبست کیا جائے جو انفرادی بھی ہو ادارتی بھی ہو اور آنے والے تبدیل شدہ حالات میں بھی بزرگ شہریوں کو دربدر ٹھوکریں کھانے کی بجائے حفاظتی کور مہیا کرے تاکہ ان کی آخری زندگی آرام دہ اور پرسکون ہو سکے۔ وہ چند اقدامات جو بزرگ شہریوں کے لئے حکومتی سطح پر کئے جاسکتے ہیں، حسب ذیل ہیں۔

(۱) 70 سال سے زیادہ عمر کے شہریوں کی جسٹریشن کی جائے اور انہیں سپیشل کارڈ جاری کیا جائے جو کہ مندرجہ ذیل رعایات کا حامل ہو۔

(۲) پی آئی اے اور ریلوے میں 50 فیصد رعایت کی سہولت۔

(۳) تمام ہوٹلوں اور سرکاری قیام گاہوں میں قیام کے لئے 50 فیصد رعایت۔

(۴) یوٹیلٹی سٹور اور سی ایس ڈی وغیرہ سے خریدی جانے والی اشیاء پر 25 فیصد رعایت

(۵) پنشن کی موجودہ شرح دوگنی کی جائے۔ .... (بقیہ صفحہ نمبر ۷۰ پر)